باب : 20

ہاضمہ بورڈ

روانہ ہونے سے پہلے جوناتھن نے ٹاؤن ہال کا پتہ پوچھا۔ روز پریشان نظر آتی تھی،اس نے اس کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا،"پلیز، جوناتھن،کسی کو بتانا نہیں کہ ہم نےتمہیں کھانا کھلایا ہے۔ ہمارے پاس اجازت نا مہ نہیں ہے۔"

"کیا؟"جوناتھن بولا۔"کھانا کھلانے کےلیےاجازت نامہ چاہیے؟"

"ہاں،شہرمیں،"اس نے جواب دیا،"اوراگرحکام کو پتہ چل جائے کہ ہم نے اجازت نامے کے بغیر کھانا کھلا یا ہے تو ہمارے لیے اچھی خاصی مصیبت کھڑی ہو سکتی ہے۔"

"کیسا اجازت نامہ ہے یہ؟"

"یہ سب کے لیے ایک جیسے معیارکی خوراک کو یقینی بنانے کے لیے ہے۔ برسوں پہلے،شہرکے لوگ گلی گلی پھرنےوالوں، کارنر کیفے،بہترین ہوٹلوںسےاپنی خوراک خریداکرتےتھےیاسٹورسے چیزیں لے کراپنے گھروں میں پکا لیتے تھے۔ پھرکونسل آف لارڈزکو یہ خیال آیا کہ یہ تونا انصافی ہےکہ کچھ لوگوں کو دوسروں کی نسبت بہتر خوراک میسرہو،اورلوگوں کوخود ان کی غلط سلط رائے سے بچانابھی ضروری تھا۔ سو انھوں نے سیاسی کیفے ٹیریا قائم کر دیئے جہاں شہر کا ہرفرد معیار کا کھانا مفت کھا سکتا ہے۔"

"مطلب یہ کہ بالکل مفت نہیں،" نا نا ابو نے اپنےبٹوے کو نکال کرجوناتھن کی ناک کے سامنے آہستہ آہستہ گھماتے ہوئے کہا۔" کھانے کی قیمت پہلےکبھی اتنی زیادہ نہیںتھی، لیکن کوئی بھی خودتو ادائیگی نہیں کرتا۔ انکل ساٹا بھی ہمارے ٹیکسوں سے ادائیگی کرتا ہے۔ چونکہ سیاسی کیفے ٹیریا یا سیاسی کیفے کے کھانوں کی ادائیگی پہلے ہی ہو چکی ہوتی ہے،سو بہت سے لوگوں نے نجی ہوٹلوں میں جانا بند کر دیا وہاں انہیں زیادہ قیمت بھی دینی پڑتی تھی ۔ گاہکوں میں کمی کی بنا پر نجی ہوٹل والوں نے اخراجات پورے کرنے کے لیے قیمتیں بڑھا دیں۔ کچھ بے چارے جن کے پاس چند دولت مند گاہک تھے، یا جن کے پاس خصوصی مذہبی خوراک کھانے والے لوگ آتے تھے،بچ گئے، لیکن بیشتر کا کا روبار تباہ ہوگیا۔"

”اگرکسی کو سیاسی کیفے سے مفت کھانا مل سکتا ہے تو اسے کھانا خرید نے کی کیا ضرورت ہے؟“جوناتھن نے اونچی آوازمیں اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔

روزنے قہقہہ لگایا۔”کیونکہ سیاسی کیفے ایک خوفناک جگہ بن گئےہیں؛باورچی،خوراک،ماحول،کسی چیزکا نا م لو!براباورچی سیاسی کیفے سے کبھی نکالا نہیں جاتا۔ان کی گلڈ بڑی مضبوط ہے۔اور حقیقت میں ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے کہ اچھے باورچی کو انعام سے نوازا جائے کیونکہ برے باورچی حسد کرنے لگتے ہیں۔ عمارتیں شکستہ ہو رہی ہیں،ہر جگہ گندگی اورغلاظت ہے،جذبہ نہ ہونے کے برابر ہے، کھانابس غنیمت ہے،اور ہاضمہ بورڈ مینیو کا فیصلہ کرتا ہے۔“

”سب سے زیادہ خرابی بھی یہیں ہے،“نانا ابو بولے،”وہ اپنے دوستوں کوخوش کرنے میں لگے رہتے ہیں اورکوئی بھی کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ تم نے نوڈل اور چاول پر لڑائی دیکھی ہو گی۔ برسوں ہو گئے ہیں ہررات ہردن نوڈل اور چاول۔ پھر گھرپا لابی نے آلواور روٹی کے لیے مہم چلائی ۔یا د ہے؟“ اس نے اپنی بیوی کی طرف سر ہلاتے ہوئے کہا ۔” جب آلو کے شوقین آخر کار بورڈ میں اپنے لوگ لانے میں کامیاب ہوگئے تو وہ آخری دن تھا جب ہم نے نوڈل اور چاول کا نام سنا۔“

ڈیوی نے حلق سے آواز نکالی جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو۔ اپنی نانی ماں کی سکرٹ کے پیچھے سے جھانکتے ہوئے ڈیوی نے کراہت سےاپنی ناک کو سکوڑا،”نانی ماں مجھے نفرت ہےآلوؤں سے۔“

”بیٹے انہیں کھانا بہترہے ورنہ’افسر غذائیت‘ پکڑلے گا تمہیں۔“

”افسر غذائیت؟“جوناتھن نے پوچھا۔

”شش!“نانا ابو نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس کے کاندھے کے پار اور پھر گلی میں نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔”جولوگ سیاسی طور پرمنظورکیا گیا کھانا کھانے سے احترازکرتے ہیں عام طور پر افسر غذائیت کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ بچےانہیں مختصرکر کے’غذائی‘کہتے ہیں۔غذائی کھانوں پر لوگوں کی حاضری کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اورجوکوئی کھانا کھانے نہیں آتا اسے ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ غذائیت کے مجرموں کو جبری کھانا کھلانے کے لیے خصوصی کیفے ٹیریا میں نظربند رکھا جاتا ہے۔“

ڈیوی کانپنےلگا۔"مگرکیا ہم گھرمیں‌رہ کرنہیں کھا سکتے؟نانی ماں کتنا اچھا کھانا پکاتی ہیں!"

"بیٹے،اس کی اجازت نہیں،"روزنے ڈیوی کے سر پر تھپکی دیتےہوئےکہا۔" چند لوگوں کے پاس خصوصی اجازت نامے ہیں، لیکن نانا ابو اورمیں، ہمارے پاس مخصوص تربیت نہیں۔اورنہ ہی ہم کچن کی ساری سہولتوں کاخرچا اٹھا سکتے ہیں‌جو ان کے معیار کے مطابق ہوں۔ دیکھو، ڈیوی، لارڈز یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تمہاری ضرورتوں کا نانا ابو اورمیری نسبت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔"

"پھریہ کہ،" نا نا ابونے اضافہ کیا،"اس سب کا ٹیکس دینے کے لیے ہمیں دونوں کو کا م توکرنا پڑے گا۔"نا نا ابو پورچ کے گرد ٹہلنے لگے،وہ غصے میں بُڑبُڑارہے تھے،"وہ ہمیں کہتےہیں کہ پوری تاریخ کی نسبت اب ہمارے پاس پکانے والوں اورہضم کرنے والوں کا تناسب سب سے کم ہے۔ جبکہ آدھی آبادی عملاً نا کافی یا ناقص غذا کی شکار ہے۔غریبوں کوبہترغذادینےکااصل منصوبہ سب کے لیے ناقص غذائیت میں ڈھل گیا ہے۔ کچھ بگڑے ہوؤں نےتو کھانےسے انکار کر دیا ہے، گرچہ ان کا کھانا مفت ہے لیکن بھوکوں مررہے ہیں۔اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ سیاسی کیفے ٹیریا غنڈوں اوربد معاشوں کے ڈیرے بنے ہوئے ہیں اورکوئی بھی وہاں خود کو محفوظ نہیں سمجھتا۔"

"پلیز، بس کریں !" جوناتھن کو خوف و بے بسی کی تصویر بنا دیکھ کر روز نے اپنے شوہر سے کہا۔

" جب وہ کسی سیاسی کیفے جائے گاتو خوف سے مر ہی جائے گا۔" اس نے جوناتھن کی طرف مڑتے ہوئے کہا،"جب دروازے پر پہنچو تو بس اپنا شناختی کارڈ تیار رکھنا ۔ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی ۔"

"روزنانی ماں،آپ نےمیراخیال کیااس کا بہت شکریہ،" جوناتھن نے کہا،وہ سوچ رہا تھا کہ شناختی کارڈ کیا ہوتا ہے اوراس کے بغیر اسے کھانے کو کچھ مل بھی سکے گا۔" آپ برا تو نہیں منا ئیں گے اگر جانے سے پہلے روٹی کے کچھ ٹکڑے میں اپنی جیب میں رکھ لوں۔"

"ہاں بیٹے،بالکل۔ جتنی چاہتے ہورکھ لو۔"نانی ماں واپس کچن میں گئیں اور وہاں سے روٹی کے کئی ٹکڑے بڑے سلیقے سے رومال میں باندھ کر لے آئیں۔ انھوں نے چور نگاہوں سے دونوں سمت نظر دوڑائی کہ کہیں ان کا کوئی ہمسایہ نہ دیکھ رہا ہو،پھر فخریہ انداز میں انھیں جوناتھن کے ہاتھ میں تھما تے ہوئے بولیں،" انہیں احتیاط سے

رکھنا،میرا داماد ہمارے لیے خاصی خوراک پیدا کرتا تھا،مگرفوڈ پولیس . . .“
”مجھے پتہ ہے،“جوناتھن بولا۔”میں کسی کو بھی یہ روٹی نہیں دکھاؤں گا ۔ ہرچیزکےلیےبہت شکریہ۔“ ہاتھ ہلا کرالوداع کہتے ہوئے جوناتھن قدم اٹھاتا گلی میں نکل آیا۔اسے یہ احساس گرما رہا تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو اس ممنوعہ جزیرے پراسے ایک گھرمیسرہے۔